اجنا چو نیز است از بس روشن | زد گشت دلیل حق بر من بهتر تن | اعجاز نوشت بهران سال جدید | منشور محمدی است جاوید حسن ۱۳۰۰ھ

# منشور محمدی

منشور رسولان همہ محتاج بنام | با خاتم دہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلا توریہ انجیل بتجیل | گویان صفت سیرت سرور محمد

نمبر ۳۲ | مطبوعہ ۱۵ اوین ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۰ ہجری | جلد ۱۲

اشتہاریہ ہر اخبار عشرہ و ابمضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی سالانہ قیمت یہ محصول لذا اک جنا ۵ روپیہ بدیر یعنی آنریبل مہتمم کے نام آنی چاہئین۔

## مثنوی

مستوجب حمد وہ خدائی | جو خسرو کشور بقا ہے | ای صل علی رسول امجد | سردار پیمبران محمد

عالم ہے قدیر ہی احد ہے | سلطان قلمرو ابد ہے | جو اسکی ثنا لکھون وہ کم ہی | خورشید مربیہ عجم ہے

مالک رازق کریم خالق | عادل سلمع مرید صادق | وہ افسر فرق انبیا ہے | محبوب جناب کبریا ہے

خلاق زمین و آسمان ہے | وہ غارس باغ کن فکان ہے | شاہنشہ گشور نبوت | آرایش مسند شریعت

پیدا ہوے ایک لفظ کن سے | اتھارہ ہزار عالم اوس کے | سب پر شرف نبی عیان ہے | وہ علت غائی جہان ہے

قندیل فلک بوجہ احسن | شمع مہ و مہر ہے ہی روشن | ای خامۂ عیش کجہ بانصاف | منشور محمدی کے اوصاف

شاہنشہ ملک بے مثالی | محبوب حریم لایزالے | جب سے نکلا یہہ رشک گلزار | سر دارۂ بیمران محمد

دیہیم جلال فرق پر ہے | اورنگ قدم پہ جلوہ گری ہی | جو فضل و شرف اسے بجا ہے | خورشید مربیہ عجم ہے

خالق ہر چیز کا وہی ہے | صنعت ہر چیز مین رکھی ہی | نور رخ دلپذیر اسلام | محبوب جناب کبریا ہے

افعال حکیم لایزالی | ہوتی نہین مصلحت سے خالی | شمس الاخبار آسمان پر | آرایش مسند شریعت

کیا لکھون ثنای ایزد پاک | ارشاد نبی ہی ماعرفناک | کرتا ہی بقلب نار و ناشاد | وہ علت غائی جہان ہے

جب بعثت نبی کا وقت آیا | خامہ نے ادب سے سر جھکایا | چھپتے ہین صحیح سب کو الیف | منشور محمدی کے اوصاف

لولاک لما خلقت الافلاک | آیا ہی بشان شاہ لولاک | عمدہ خبرین نفیس مضمون | جب سے نکلا یہہ رشک گلزار

اس نظم کو کر چکا جب ارقام | تاریخ محمدی رکھا نام | سال مرور روز و شب الہی | سر دارۂ بیمران محمد

## اعلان

اخبار منشور محمدی کے گیارہ جلدون کے متفرق پرچے مطبع بحر الاسلام مین موجود ہین لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ جن صاحبون کو ان متفرق پرچون کی ضرورت ہو تو بارسال قیمت یعنی فی پرچہ ۰ر کے حساب سے جتنے پرچے ضرورہون منگوالین محصول ڈاک پرچون کو ۰ر رہے۔ غریب مسلمانون اور مشن اسکول کے مسلمان طالب علمون سے قیمت کی درخواست نہین فقط محصول ڈاک بھیجدینے سے ۰ر مین ۷ پرچے اون کے نام پر روانہ کئے جائین گے فقط +

## قصیدۂ نعتیہ

من طبعزاد سید فقیر محمد فدا ولد سید غلام حسین صاحب بخاری مرحوم

نبیؐ پر طبیعت جو آئی نہ ہوتی
تو یہہ طرز مدحت سرائی نہ ہوتی
اگر ذات حضرت کی اُنی نہ ہوتی
جہان مین عیان بس خدائی نہ ہوتی
جو بحر کرم سے جدائی نہ ہوتی
مری آنکھہ دریا بہائی نہ ہوتی
مری چشم مین روشنائی نہ ہوتی
اگر خاک پا ہاتھہ آئی نہ ہوتی
نکلتی نہ ہرگز مری روح تن سے
لحد مین اگر روشنائی نہ ہوتی
مگر تا اگر مدح عارض چمن مین
تو مجھہ سے کلی منہ چھپائی نہ ہوتی

نہ صل علی حاضرین ملکے کہتے
غزل نعت مین گر سنائی نہ ہوتی
بھلا دیکھہ لیتا نہ روضہ نبیؐ کا
اگر بخت بد مین بُرائی نہ ہوتی
نکرتا اگر مدح زلف محمدؐ
گھٹا مجھہ پہ رحمت کی چھائی نہ ہوتی
جو آئینۂ دل نہ پاتا تجلی
تو ظلمت ہی رہتی صفائی نہ ہوتی
ہوتے اگر شافع حشر احمد
تو دوزخ سے اپی رہائی نہ ہوتی
در پاک سے گر فلک فخر کرتا
میسر کبھی جبہہ سائی نہ ہوتی
نہ جمتا اگر بر رخ روئے حضرت
کبھی معرفت تک رسائی نہ ہوتی
جو آنکھون کو ہوتا نہ شوق نظارہ
نظر مین وہ صورت سمائی نہ ہوتی
نہ سنتا اگر وصف حسن محمدؐ
فدا کی طبیعت خدائی نہ ہوتی

## بقیۂ شق القمر

روایت شق القمر متواتر است چنانچہ گذشت و نیز در فتح الباری نوشتہ کہ حفاظ استون حفاظ و اتقان قمر ہر دو بہ نقل مستفیض منقول اند کہ مفید قطع است نزد کسیکہ بر طرق حدیث مطلع است انتہی اور پہر اوکا مین لکھا ہی کہ امام تاج الدین سبکی در شرح مختصر ابن حاجب نوشتہ کہ بالفرض اگر ثبوت این معجزہ متقدم

بتواتر طرق حدیث انشقاق القمر ثابت ہوتا ہے پس اگر ہم فقط ناطق
بودن قرآن کریم بر ثبوت و ظہور آن برہان ساطع و
دلیل قاطع کافی ندانیم بتمسک تواتر طرق حدیث حاجتی
نیست انتہی پس اب اسکے نفس وقوع کے منکر کی تکفیر
و تضلیل مین کیا محل کلام ہے اور تحقیق دقیق سے بیخبری
کیونکر ہے نظم الدررین لکھا ہے -
جان تو کہ بتحقیق گزر چکا کہ حدیث شق القمر کی جز مشہور
یا متواتر ہے پس اوپر اول کے منکر اوسکا گمراہ ہے اور
اوپر ثانی کافر اور اسی مین ہے اور خلاصہ مین ہے جو
شخص رد کرے کسی حدیث کو تو کہا ہے ہمارے بعض مشایخ
نے کہ کافر ہو جاتا ہے اور کہا قاضی خان نے اگر ہے متواتر
تو کافر ہو جاویگا کہتا ہون کہ یہی صحیح ہے -
اور مولوی نجف علی صاحب تذکرہ شق القمر مین لکھتے
ہین اگر احدی از اہل اسلام و فردے از ارباب ایمان
با بہام فلاسفہ یا اغواے مغوی و اضلال گمراہی باتہام
انشقاق قمر زبان کشاید از دائرہ اسلام بیرون
اوفتد و از احاطہ ایمان بدری رود انتہی -
اب بعض مولوی صاحب جو یہہ فرماتے ہین کہ یہہ
انشقاق قمر معجزات مقترحہ سے نہین اور حدیثین
جو اس باب مین وارد ہوی ہین وہ سب طبقہ رابعہ
وغیرہ کی ہین کہ بدون شواہد اونکا اعتبار نہین اور
بصورت معتبر ہونے کے بھی جو بعض روایتون مین -

---

سالوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یریہم آیۃ -
وارد ہوا ہے کہ سوال کیا اون لوگون نے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ دکھلاوین انکو کوئی معجزہ

وہ کہ ہے اوس سے یہہ آیت خاصہ معینہ مراد لینا زبردستی
ہے اور پھر اگر آیات مقترحہ سے ہوتا تو اسکے وقوع کے
بعد منکرین کو ہلاک ہو جانا چاہیے تھا کما ہو اقتضاء آیات
المقترحۃ واللازم باطل کما لا یخفی تو مین عرض کرونگا کہ
اولا تو نقض یہ ہے کہ وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر
مستمر سے اسکا معجزہ مقترحہ ہونا ثابت ہے -
کیونکہ منکر نہین انکار کرتا ہے از روے عناد کے اور کافر
نہین نسبت کرتا ہے امر خلاف عادت کو طرف جادو کے
مگر جبکہ کوئی دعوی کرتا ہے کہ یہہ امر خلاف عادت میرے
معجزات یا کرامات سے ہے ایسا ہی ہے اظہار الحق مین -
اور ثانیا بہت سے احادیث صحیحہ قویہ بھی اسکی مشتہر ہین
بعضا دن مین سے وہ ہے کہ روایت کیا بخاری نے
طریق سے مجاہد کے ابی معمر سے اوس نے عبداللہ بن مسعود
رضہ سے کہا پھٹ گیا چاند اور ہم لوگ ساتھ نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے تھے پس ہو گیا دو ٹکڑے پس فرمایا
ہم لوگون کو گواہ رہو گواہ رہو اور روایت کیا طریق
ابراہیم سے ابی معمر سے اونھون نے ابن مسعود رضہ سے کہا
پھٹ گیا چاند بیچ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے دو ٹکڑہ ایک ٹکڑہ اوپر پہاڑ کے اور ایک نیچے اوسکے
پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گواہ
رہو اور روایت کیا طریق شیبان سے قتادہ سے اوس نے
انس سے کہا سوال کیا اہل مکہ نے یہہ کہ دکھلاوین اونکو
کوئی نشانی پس دکھلایا اوسکو پھٹ جانا چاند کا اور
روایت کیا طریق سعید سے قتادہ سے اونھون نے انس سے
رضہ کہا کہ تحقیق اہل مکہ نے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم سے یہہ کہ دکھلادین اونکو کوئی نشانی
پس دکھلایا اونکو پھٹ جانا چاند کا اور مشکوۃ مین
ہے انس رضہ سے کہا کہ تحقیق اہل مکہ نے سوال کیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہہ کہ دکھلادین اونکو
کوئی نشانی پس دکھلادیا اونکو چاند دو ٹکڑہ یہانتک
کہ دیکھا اون لوگون نے حرا کو درمیان اون دونون
ٹکڑون کے متفق علیہ یعنے روایت کیا اوسکو بخاری و
مسلم نے کہا ہے نظم الدرر مین اور تعقب کیا ہے اسکے
بعض کرمانے سیرت محمدیہ مین ساتھ قول اپنے کے نہین
ہے جملہ حتی راٰی حرا بینہما مسلم مین پس ہوگی افراد بخاری
سے اور روایت کیا مسلم نے طریق مجاہد سے ابی معمر سے
عبداللہ بن مسعود سے کہا پھٹ گیا چاند بیچ زمانہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو ٹکڑے پس فرمایا رسول اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے گواہ رہو اور روایت کیا طریق ابراہیم
سے ابی معمر سے اونہون نے عبداللہ ابن مسعود سے کہا
درمیان اسکے کہ ہم لوگ ساتھہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے منیٰ مین تھے اچانک پھٹ گیا چاند
دو ٹکڑے پس ہوگیا ایک ٹکڑہ پیچھے پہاڑ کے اور ایک
ٹکڑہ پیچھے اوسکے پس فرمایا واسطے ہم لوگون کے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گواہ رہو اور روایت کیا طریق
اعمش سے ابراہیم سے ابی معمر سے اونہون نے ابن مسعود سے
کہا پھٹ گیا چاند بیچ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے دو ٹکڑے پس چھپا لیا پہاڑ کو ایک ٹکڑے نے
اور تھا ایک ٹکڑا اوپر پہاڑ کے پس فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ای بار خدایا گواہ رہ اور
روایت کیا طریق شیبان سے قتادہ سے اونہون نے
اس سے کہا کہ تحقیق اہل مکہ نے سوال کیا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہہ کہ دکھلادین اونکو کوئی
نشانی پس دکھلایا اونکو پھٹ جانا چاند کا اور روایت
کیا ترمذی نے طریق مجاہد سے ابی معمر سے اونہون نے
ابن مسعود سے کہا پھٹ گیا چاند بیچ زمانہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس فرمایا ہمارے نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے گواہ رہو اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث
صحیح حسن ہے اور روایت کیا طریق ابراہیم سے ابی معمر
سے اونہون نے ابن مسعود سے کہا درمیان اسکے کہ ہم
لوگ ساتھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منیٰ
مین تھے پس پھٹ گیا چاند دو ٹکڑے ایک ٹکڑہ
پیچھے پہاڑ کے اور ایک ٹکڑہ پیچھے اوسکے پس فرمایا
واسطے ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
گواہ رہو اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت
کیا ابن عمر نے کہا پھٹ گیا چاند بیچ زمانہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گواہ رہو اور کہا یہہ حدیث
حسن صحیح ہے۔

پس یہہ سب حدیثین خصوصا جو اشہد و اصاف شہادت
دے رہا ہے کہ یہہ انشقاق قمر معجزہ متقررہ سے ہے
بس اب وہ کہ لایا اوسکو در منثور مین نکالا ابو نعیم نے
دلایل مین طریق عطاء اور ضحاک سے ابن عباس رضی اللہ
عنہ سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے اقتربت الساعۃ
وانشق القمر کے کہا جمع ہوے مشرک سب بیچ زمانہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض اہل میں سے
ولید بن مغیرہ اور ابو جہل بن ہشام اور اسود بن عبد
یغوث اور اسود بن مطلب اور ربیعہ بن اسود اور نضر
بن الحارث تھے پس کہا اونھون نے نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے اگر تم نبی ہو تو پہاڑ دو ہمارے
لئے چاند کو دو ٹکڑے آدھا ابی قبیس پہاڑ پر رہے
اور آدھا قیقعان پر پس فرمایا اون سبھون کو نبی
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اگر کروگے تم خوایان لاؤگے
تم کہا اونھون نے ہان اور تھی رات چودھوین پس دعا
کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے خدا سے
کہ دیوے اونکو وہ کہ سوال کیا اونھون نے پس
ہو گیا چاند بتحقیق مثل اسکے کہ آدھا اوپر ابی قبیس کے اور
آدھا اوپر قیقعان کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم پکارنے لگے یا ابا سلمہ بن عبد الاسد اور
ارقم بن ارقم گواہ رہو اور وہ کہ روایت کیا بغوی نے
انس بن مالک سے کہ بتحقیق اہل مکہ نے سوال کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہہ کہ دکھلاوین
اوسکو کوئی نشانی پس دکھلایا اونکو چاند دو ٹکڑے
دیکھا اونھون نے حرا کو درمیان اون دونون ٹکڑون کے
کہا شیبان نے قتادہ سے پس دکھلایا اونکو پہٹ جانا
چاند کا دو ٹکڑے انتہی اور غیر ان دونون کے -
جنکو مولوی صاحب نا معتبر سمجھتے تھے بشواہد ہا معتبر
اور اوسکے موئد و مثبت ہوگئین کما لا یخفی اب
مولوی صاحب جو یہہ فرماتے ہین کہ ان احادیث و آیت
مین لفظ آیۃ نکرہ ہے اوس سے یہہ آیت خاصہ معینہ

مراد لینا زبردستی ہے تو مین عرض کرتا ہون کہ قرآن
شریف مین ان پر دلالت اور احادیث مین جملہ اشہد وا
صافیہ سکے تعین پر دلالت کر رہا ہے کما مر و لا یخفی علی
من لہ ادنی حظ اور بخاری کا اپنے ترجمہ باب کو اس
عنوان سے معنون کرنا کہ -
باب سوال مشرکون کا یہہ کہ دکھلا دین اونکو نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کوئی نشانی پس دکھلایا اونکو پہٹ جانا
چاند کا - اسی کا موید ہے اور امام نووی کے کلام سے
یہی یہی ثابت ہوتا ہے چنانچہ شرح صحیح مسلم مین فرماتے
ہین - تحقیق یہہ پیشتر حاصل ہوا رات کو واسطے اوس
قوم کے کہ سوال کیا اونھون نے اوسکا اور طلب کیا دیکھنا
اوسکا پس خبردار ہوئے غیر اونکے واسطے اوسکے -
اور ایسا ہی شیخ عبد الحق محدث دہلوی رح بھی مدارج
النبوۃ مین لکھتے ہین طلب کردند کفار قریش از آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آیتی را و گفتند کہ اگر تو صادقی
تو دو پارہ کن قمر را پس اشارت کرد آنحضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم بقمر و او شق شد و دیدند جبل حرا را
درمیان و فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اشہدوا
اور پھر اوسی مین چند سطرون کے بعد لکھتے ہین و دیدن
و شنودن نزد اہل حق در قدرت الٰہی است ہر کرا خواہد
بنماید و ہر کرا خواہد ننماید و مقصود نمودن بجماعت
مخصوص بود کہ تحدی کردہ بودند و درخواستہ بودند
این آیت را از آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آنہا را
نمودند و دیگران را ننمودند و خود مسافران از اقطار
آمدند و خبر دادند تمام عالم را چہ در کار ست اور صاحب

تفسیر حسینی بھی لکھتے ہین کفار قریش از سید عالم معجزہ
طلبیدند آنحضرت علیہ السلام برائے ایشان ماہ را بدو
نیم کرد بر وجیکہ کوہ حرا درمیان ہر دو قطعہ قمر دیدند
انتہی وہکذا فی عامۃ الکتاب کما لایخفی علی اولی النہی
والالباب۔ اب مولوی صاحب جو یہہ ارشاد کرتے
ہین کہ اگر آیات مقترحہ سے ہوتا تو اسکے وقوع کے
بعد منکرین ہلاک ہو جاتے تو اسکی تحقیق علامہ ابو
طاہر کردی نے مجمع البحار مین کر دیا ہے اور اس معجزہ
کی تحقیق مین ایک تقریر لطیف لکھی ہے جسکا نقل کرنا
موید المرام و مثبتاً للکلام مناسب مقام معلوم ہوتا ہے
اور وہ یہہ ہے پھٹ گیا چاند انکار کیا حقیقت کو اسکی
ایک قوم نے اور اگر نہین تو متواتر ہوتا واسطے زیادہ
وثوق کے واسطے نقل اوسکی کے واسطے غرابت اسکے
اور نہ پوشیدہ رہنے اوسکے کے کیونکہ وہ محسوس ہے
اور سب آدمی اوس مین برابر شریک ہین اور جواب دیا
گیا ہے باین طور کہ تنہا واسطے طلب ایک قوم خاص
کے رات کو اور اکثر لوگ اوسمین گھرون اور پردون
مین سونے رہتے ہین اور جو لوگ باہر صحرا وغیرہ مین
جاگتے رہتے ہین واسطے اون کے بہت سی مشغلین ہین
اپنے سرون کو بلند نہین کیے رہتے ہین اور کبھی واقع
ہوتا ہے کسوف پس نہین خبردار ہوتے ہین ساتھہ
اوسکے لوگ یہان تک کہ خبر دیوے اونکو کوئی باجود
دراز ہونے زمانہ اوسکے کے اور یہ شق القمر تو سوا
اسکے نہین کہ ایک لحظہ بھر تہا۔ زرکشی حاشیہ بخاری
اور ہل گئی زمین ہمارے شہر ہنود مین ایک رات

اور نہ خبردار ہوے ساتھہ اوسکے مگر کوئی کوئی باوجودیکہ
یہہ اغرب الغرائب ہے اس ملک مین۔ کرمانی شرح بخاری
پس اگر کہے تو کیا ہے جواب تیرا قول سے بعض فلاسفہ
کے کہ فلکیات نہین قبول کرتی ہے خرق کو کہونگا مین
بیان کیا مینے فساد اسکا شرح مواقف مین۔
پس دکھلایا اونکو چاند دو شق بکسر شین ہے یعنے دو آدہا
اور آتا ہے بیان قوت کے ساتھہ اور سوا اسکے نہین
کہ فرمایا گواہ رہو کیونکہ یہہ معجزہ عظیمہ ہے۔ شرح شفا
یعنے گواہ رہو تم لوگ اوپر نبوت میری اور معجزہ میرے
کے یا حاضر ہو اور دیکھو قاضی عیاض اجماع کیا مفسرون
اور اہل سنت نے اوپر واقع ہونے اوسکے کہتا ہون
مین اور اسمین نظر ہے اور بتحقیق کہا گیا ہے کہ بتحقیق
پہنچیگا بوقت آنے قیامت کے قول اونکا دکھلایا انکو
چاند دو ٹکرے یعنے پھٹ جانا اوسکا یہہ بدل اشتمال
ہے قمر سے قول اوسکا دو مرتبہ یعنے دو ٹکرے اور نہین
ارادہ کیا دو زمانہ اسوا سطے کہ نہین واقع ہوا چاند کا
پھٹنا مگر ایک ہی مرتبہ۔ نووی شرح مسلم
یہہ جزے معجزون مین سے ہے روایت کیا اسکو بہتون
نے صحابہ مین سے اور انکار کیا اسکا بعض مبتدعین نے
اور اگر نہین تو برابر شریک ہوتے اسکے پہچاننے مین تمام
زمین کے لوگ اور یہہ لازمت نہین ہے پس تحقیق
واقع ہوتا ہے بعض وقتون مین گہن اور جزے بڑے
تو تے ستارے اور روشنیان طلوع اور ظاہر ہوا
کرتی ہین اور نہین جان کرتے ہین اوسکو مگر کوئی کوئی
اور ہو سکتا ہے کہ جا نداوسوقت ایسی منزل مین رہا ہو

ہو کہ بعض افق مین ظاہر ہوا ہو اور بعض مین نہ ہوا ہو
جیسا کہ گہن کو ایک شہر والے پاتے ہین اور دوسرے
نہین پاتے - تاویل کی اوسکی ایک قوم نے یہہ کہ دن
قیامت کو ہوگا اور اگر واقع ہوتا تو البتہ متواتر ہوتا
اور جواب دیا گیا ہے باین طور کہ موافق نے تو نقل کیا
اور بالتواتر اسکو ثابت کیا اور مخالف کو کبھی ذہول
بھی ہو جایا کرتا ہے یا اسکو مثل گہن کے خیال کر لیا ہو
اور سوا اسکے نہین کہ یہ تو ایک لحظہ تھا اور اگر برابر
رہتا یہان تک کہ سب لوگ اوسکو دیکھہ لیتے اور پھر
بھی نہ ایمان لاتے تو ہلاک کر دئے جاتے اسواسطے
کہ اللہ تعالی کی عادت اس طرح پر جاری ہے کہ
جب کوئی معجزہ محسوس ہو اور پھر سب لوگ اوسکے
بعد بھی کفر کرین تو عذاب کئے جاتے ہین - اور حاشیہ بخاری کا ہے
اور تحقیق انکار کیا بعض اونکے نے اس خبر کا پس
کہا اونھون نے اگر ہوتی واسطے اسکے کوئی حقیقت
تو نہ پوشیدہ رہتا اوپر عوام لوگون کے اور البتہ خبر ین
بطور تواتر کے منقول ہوئین کیونکہ یہہ امر محسوس اور
مشاہد ہے اور سب آدمی اس مین برابر ہین اور نفس
خواہشمند ہے اوپر نقل کرنے امر غریب اور خبر عجیب کے
اور اگر ہوتا تو البتہ کتابون مین ذکر کیا جاتا اور صحیفون
مین مدون ہوتا اور البتہ نجومی اور علماء سیر اور
تواریخ اسکو پہچانتے ہوتے کیونکہ ان سبھون کا
غفلت پر متفق ہونا باوجود جلالت شان اور
جلالت امر اسکی نہین جایز ہے جواب یہہ ہے کہ حقیقت امر
خارج ہے اوس سے کہ گئے وہ لوگ طرف اسکے کیونکہ

یہہ ایک نشانی تھی کہ ظاہر کیا اوسکو ایک قوم خاص نے اہل
مدینہ سے اور تھا یہہ رات کو اور اکثر لوگ رات کو مکانون
اور پردون مین پوشیدہ سوئے ہوا کرتے ہین اور جو لوگ
باہر جگتے ہونگے صحرا وغیرہ مین اونکے لئے اسکے سوا
اور مشغلین ہونگی کہ اوسمین مشغول ہو رہے ہونگے اور کیونکر
سب دیکھتے کیونکہ اپنے سرون کو آسمان کی طرف بلند
کر کے فلک سے مرکز قمر کو تک نہ لگائے ہوے تھے کہ
جرم قمر مین پہٹنا وغیرہ جو کچھ حادث ہوتا اوسکو سب
لوگ دیکھتے - اور بہت ایسا ہوتا ہے کہ چاند مین گہن
لگتا ہے اور لوگ نہین جانتے یہان تک کہ کوئی آنیوالا
سے خبر دیتا ہے باوجود در نہ ہونے زمانہ اسکے کے
اور یہہ تو سوا اسکے نہین کہ بمقدار ایک لحظہ کے
وہ مدرک بصر ہی تھا اور اگر برابر رہتی یہہ نشانی یہان
تک کہ شریک ہوتے اسکے دیکھنے مین عام اور خاص
پھر نہین ایمان لاتے تو البتہ ہلاک کر کے جڑ سے اوکہا
ڈالے جاتے کیونکہ طریقہ اللہ تعالی کا اون امتون
مین کہ جو ہمارے قبل تھین یہہ تھا کہ جب بنی اونکا کوئی
عام نشانی لاتا کہ جسکو سب لوگ دریافت کر لیتے اور
پھر بھی نہ ایمان لاتے تو ہلاک کر دئے جاتے اور خاص
کیا اس امت کو ساتھہ رحمت کے پس گردانا نشانی بنی
کو اونکی درود اللہ کا اون پر اور انکے آل پر اور سلام
عقلیہ کہا یعنی نے بیچ لفظ پس کہا قوم نے یہہ جادو
ابن ابی کبیشہ کا ہے پس پوچھو مسافرون سے کہ آوین
تم پس اگر ہے مثل اسکے کہ دیکھا تھا تو پس سچ ہے
اور اگر نہین تو جادو ہے پس آئے مسافر لوگ پس

پوچھا اوسنے پس کہا اونھون نے دیکھا ہمنے چاند کو کہ
بتحقیق پھٹ گیا پھر کہا اور نہین التفات کیا جاویگا
بطرف اسکے اس طور پر کہ اگر ہوتا یہہ تو نہ
چھپا ہوا رہتا اوپر زمین کے دو سبب سے ایک تو وہی ہے
کہ ذکر کیا ہمنے صحت مین اوسکی قول مسافرون کا ساتھہ
دیکھنے اوسکے اور دوسرے ہمین نقل کیا گیا طرف ہمارے
اہل زمین سے کہ وہ لوگ اوس رات رصد لگائے
ہوئے تھے پس نہین دیکھا اونھون نے پھٹنا اور اگر
منقول ہوتا طرف ہمارے اون لوگون سے کہ جنکی نقل
مین جھوٹھہ جایز نہین ہو سکتا ہے تو البتہ ہم پر حجت
ہوتی کیونکہ چاند تمام زمین والون کے لئے ایک ہی حالت
پر رہتا ہے کیونکہ بتحقیق طلوع ہوتا ہے
ایک قوم پر قبل اسکے کہ طلوع ہووے دوسرون
پر اور کبھی کسی قوم کے لئے اونکے مقابلہ مین زمین کا
کوئی ٹکڑہ یا درمیان اونکے بدلی یا پہاڑ بھی حایل
ہو سکتا ہے اور اسواسطے کہ بعض شہرون مین
ہوتا ہے اور بعض مین نہین ہوتا اور بعض جزیرہ
ہوتا ہے اور بعض مین کلیہ اور بعض مین نہین پہچان
سکتے ہین اوسکو مگر فقط مدعی اوسکے حرکے یہہ
اندازہ غالب جاننے والے کا ہے انتہی واللہ اعلم
بالصواب کہا ابن عبدالبر نے بتحقیق روایت کی گئی
حدیث پھٹنے چاند کی بہت جماعت صحابہ سے اور
روایت کیا ایسے ہی بہتون نے تابعین سے پھر نقل
کیا اون سے جم غفیر نے یہان تک کہ پہونچے ہم لوگون
تک اور تا بندہ ہوتی ہے اسکے ساتھہ آیتہ کریمہ کے اور

مجمع البحار مین ہے کہا قاضی نے اجماع کیا مفسرون نے
اوسکے واقع ہونے پر کہتا ہون مین اور اس مین نظر ہے
بتحقیق کہا گیا کہ عنقریب پھٹیگا بوقت آنے قیامت کے
انتہی اور مرقاۃ مین ہے کہا زجاج نے گمان کیا اوس قوم
نے کہ تجاوز کیا اونھون نے راہ توسط سے اور اوس
کو کہ جس پر اہل علم ہین کہ تاویل اسکے یہہ ہے کہ چاند
پھٹیگا دن قیامت کو اور حالانکہ امر ظاہر ہے لفظ مین
ساتھہ قول اوس اللہ تعالی کے اور جب دیکھتے ہین کوئی
نشانی پھر جاتے ہین اور کہتے ہین جادو ہے مضبوط پس
کیونکر ہوگا دن قیامت کو انتہی کیونکہ کافر لوگ نہین
کہینگے دن قیامت کو ایسا ہی ہے لمعات مین اور ایسا ہی
کہا ہے مدارج النبوت مین بھی - اب کوئی مولوی صاحب
یا اونکے سنے سنائے کوئی پنڈت یا پادری صاحب اگر
یہہ فرماوین کہ اگر ہم احادیث شق القمر کو مان لین اور
اونکو مشہور یا متواتر ہی تسلیم کرین تو بعض احادیث
سے اوسکا وقوع مکہ مین سمجھا جاتا ہے اور بعضون سے
بمقام منی معلوم ہوتا ہے پس بنا برا سکے ہمکو دونون
دو واقعہ تصور کرین یا حدیثون کو باخود ہا متعارض
پاکر بموجب قاعدہ مسلمہ جب ایک دوسرے مین متعارض
ہوتے ہین تو دونون ساقط ہو جاتے ہین -
کے جملہ احادیث مرویہ کو ساقط عن الاعتبار سمجھین
اور جیسے تم شکل اول کو باطل سمجھتے ہو اور جو بعض
روایات مین جملہ پس دکھلایا اونکو پھٹنا چاند کا
دو مرتبہ جیسا کہ بغوی وغیرہ مین ہے -
وارد ہے تاویل کرتے اور بمعنی شقتین بیان کرتے ہو

جیسا کہ کہا افندی نے شرح شفا مین کہا ابن قیم
نے کتاب اغاثۃ اللہفان مین مرات مرادلی جاتی ہی
ساتھ اسکے کبھی افعال اور کبھی اعیان اور اکثر استعمال
کیا جاتا ہے افعال مین اور لیکن اعیان مین پس مانتقول
اوسکے حدیث مین پہٹ گیا چاند دو مرتبہ یعنے دو ٹکڑے
اور چونکہ پوشیدہ رہ گیا یہہ اوپر بعض اونکے گمان کیا
کہ پیشتر دو مرتبہ واقع ہوا انتہی اور احتمال ہے یہہ کہ ہو
لفظ مرتین متعلق ساتھ ارادۃ کے یعنے متعدد ہوا دکھلانا
کیونکہ روایت کی گئی ہے کہ بتحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے اشارہ کیا ایک مرتبہ طرف ایک قطعہ کے
اور فرمایا ای فلانے گواہ رہو پھر اشارہ کیا
طرف دوسرے قطعہ کے اور فرمایا گواہ رہو ایسا ہی کہا گیا
ہے ایسا ہی ہے نظم الدررین -

ہم بھی بخیال تعارض احادیث مردیہ وبتصور قاعدہ مسلمہ
تساقط کے ان سب کو ساقط کردین تو یہہ کیونکر ثابت
ہوگا اور پھر اس حالت مین اگر ہم اسکا انکار کرینگے
تو کافر وضال کیونکر ہونگے تو ہم عرض کرینگے اس طرح
سے کہ ان حدشات کے جواب ہمارے علماء محققین
بخوبی دے چکے ہین اور ان خطرات وشبہات کو جیسا
چاہیئے دفع وازالہ فرمائے ہین چنانچہ نظم الدررین
بھی لکھتا ہے -

پس اگر کہے تو کہ بعض روایات مذکورہ دلالت کرتی ہین
اوپر اس بات کے کہ انشقاق قمر تہا مکہ مین اور بعض
روایتین ناطقہ ہین اسپر کہ وہ منی مین تہا اور یہہ عین
تعدد ہے کہتا ہون نہین تہا انشقاق قمر منی مین اور ابن
مسعود راوی وہین تہا جیسا کہ گویا ہے ساتھ اسکے
حدیث ساتوین اور آٹھوین وغیرہما اور وہ جو بعض
روایتون مین لفظ مکہ کی آئی ہے تو بس وہ اسکے منافی
نہین ہے کیونکہ جو منی مین تہا پس وہ گویا مکہ ہی مین
تہا اور احتمال ہے یہہ بھی کہ ہو ذکر مکہ کا اشارہ طرف
اس بات کے کہ شق القمر ہجرت کے قبل تہا جیسا کہ
اشارہ کرتی ہے طرف اسکے حدیث پانچوین اس صحیحین
سے کہ کہا اوس نے کہ مین پہلے نکلنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے ایسا ہی کہا زرقانی وغیرہ نے -

اب کوئی صاحب اگر یہہ فرماوین کہ اچھا اگر ہم اسکو
مان لین تو بعض روایتون سے جو یہہ ثابت ہوتا ہے
کہ دیکھنے والون نے جبل حرا کو درمیان دو پارہ منشقہ
قمر کے دیکھا - کما روی البغوی عن انس بن مالک ان
اہل مکہ سالوا رسول اللہ - جیسا کہ روایت کیا بغوی نے
انس بن مالک سے کہ بتحقیق اہل مکہ نے سوال کیا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان یریہم آیۃ فاراہم القمر
شقتین حتی راوا حرا بینہما الخ

یہہ کہ دکھلا دین اونکو کوئی
نشانی پس دکھلایا اونکو چاند دو ٹکڑے دیکھا ان
لوگون نے حرا کو درمیان ان دونون ٹکڑون کے الخ
اور بعضون سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک پارہ کو
جبل ابی قبیس اور ایک کو سویدا پر دیکھا جیسا کہ کہا
سیوطی نے در منثور مین ایک ٹکڑہ اوسکا اوپر ابی
قبیس کے اور ایک ٹکڑہ اسکا اوپر سویدا کے ایک
ٹکڑا قیقعان پر اور ایک پارہ ابی قبیس پر جیسا کہ

کہا کواشی نے آدھا صفا پر اور آدھا اوپر قعیقعان کے جیسا
کہ روایت کیا اوسکو ابو نعیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
تو ان سبھون سے بھی وہی تعدد ثابت ہی
یا تعارض بین الاحادیث ٹھہرتا ہے پھر اسکا کیا جواب
ہے تو مین عرض کرونگا کہ اسکا بھی کمابنبغی جواب دیا
گیا ہے چنانچہ نظم الدرر مین لکھا ہے -
پس اگر کہے تو کہ بعض روایتین ناطق ہین اوپر اسکے
کہ دیکھا اُن لوگون نے حرا کو درمیان دو پارہ چاند
کے اور بعض روایتین ناطق ہین اوپر اسکے کہ ایک
پارہ اونکا ابی قبیس پر اور دوسرا ایک پارہ سویدا
وقیقعان پر تھا پس اگر نہ حمل کی جاوین یہہ احادیث
اوپر تکثر ازمنہ کے اور نہ ایمان لایا جاوے ساتھہ
تعدد شق القمر کے تو لازم آویگا تعارض درمیان اُن
احادیث کے کہتا ہون مین نہین تعارض درمیان
انکے کیونکہ ہر دیکھنے والے نے جزو یا اوپر حسب دیکھنے
اور تخمینہ اپنے کے اور تہا چاند اوس رات کو درمیان
آسمان کے مقابل ہین حرا وغیرہا کے کمکے پہاڑون
اور اماکن بعیدہ سے اور بعد پھٹ جانے کے واقع
ہوی بہت دوری درمیان دونون ٹکڑون کے تا
کہ ظاہر ہو یہہ معجزہ ساتھہ واضح تر وجہ کے پس حکایت
ہے کہ رہا ہو وادی منیٰ مین اوپر ایک بلند پہاڑ کے
اس حیثیت سے کہ دیکھا ہو اون لوگون نے کہ وہان
پر تھے کنارہ پہاڑ ابی قبیس کا اور جزو یا ہو جو جزو یا
یا یہہ کہ وہ منیٰ مین ہو اور دیکھا ہو پھٹ جانے کو پھر
آیا ہو مکہ مین اور دیکھا ہو آدھا اونکا اوپر ابی قبیس

کے اور جزو یا ہو جو جزو یا اور انشقاق برابر اتنی مدت
تک رہا ہو اور قیاس کر لو اسی پر اور جگہون کو بھی ایسا
ہی کہا گیا ہے انتہیٰ - اب کوئی صاحب اگر یہہ کہین کہ
اچھا ہمنے یہہ سب مان لیا مگر یہہ جو لوگ کہا کرتے ہین
کہ ماہتاب کا ایک ٹکڑہ اپنی جگہہ پر رہا اور ایک پارہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جیب مبارک مین
داخل ہو کر آستین شریف سے نکل گیا تو یہہ صریح
محال و مستبعد معلوم ہوتا ہے تو مین عرض کرونگا کہ
کوئی پادری یا پنڈت صاحب اگر یہہ کہین گے تو مین
اونسے یہہ کہونگا کہ جب مینے اوپر بدلائل قویہ اسکو
ثابت کر دیا کہ اللہ جل شانہ اپنی مخلوقات مین ہر طرح
سے متصرف ہو سکتا اور ہر محال عادی کو ممکن کر سکتا
ہے تو اگر اسکو بھی ایسا ہی کر دیا ہو تو اس پر کیا قباحت
عقلی اور کون شناعت عرفی پائی جاتی ہے اور کون
استحالہ و استبعاد لازم آتا ہے کیا یہ حضرت موسیٰ
کے دریا کے چیرنے اور پتھر سے پانی نکالنے اور سورج
کی لنگ کو پوجا کرنے اور برہما کو بید پڑھانے وغیرہ
محالات عادیہ سے بھی بڑھکر ہے سچ ہے اپنی آنکھون
کے شہتیر نظر نہین پڑتے اور دوسرون کا تنکا دیکھو
کو چار آنکھین ہو جاتی ہین اور حضرات مسلمین کی
خدمات شریف مین عرض کرونگا کہ یہہ قصہ محض بے
اصل ہے اسکا کچھہ اعتبار نہین جیسا کہ جمل حاشیہ
جلالین اور سوا ہب لدنیہ مدارج مین لکھا ہے اور مولوی
عبد الحلیم صاحب بھی نظم الدرر مین فرماتے ہین -
وما یذکرہ بعض القصاص من ان شقۃ من القمر

زلت و خلت - اور وہ ذکر کیا اوسکو بعض فقہ
گویون نے کہ ایک ٹکڑا چاند سے اوترا اور داخل ہوا
فی جیب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وخرجت من کمہ
الشریف - جیب مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور
نکل گیا آپ کی آستین شریف سے لا اصل لہ نقلہ
الشیخ بدر الدین الزرکشی من شیخہ عماد ابن کثیر اسکی کوئی
اصل نہین نقل کیا اسکو شیخ بدر الدین زرکشی نے
اپنی شیخ عماد بن کثیر سے ایسا ہی مواہب اللدنیہ
مین ہے انتہی - اب پادری عماد الدین صاحب
جو اپنے نغمہ طبنوری مین یہہ غن غناتے ہین کہ
آیۃ اقتربت الساعۃ وانشق القمر مین دو فعل ماضی کے
اجتماع سے بتاویل اذا استقبال کے معنے ہو گئے اسکے
سوا لفظ الساعۃ قرآن مین الف لام کے ساتھ ہین
دن قیامت کے معنی دیتا ہے اسلئے مفسرون کے درمیان
وقوع و عدم وقوع مین اختلاف پڑ گیا ہے تو اولاً
مین یہہ کہتا ہون کہ پہلے پادری صاحب بھلا کوئی
ایسا قاعدہ تو نکالدین کہ جہان جہان اجتماع دو
فعل ماضی کا ہوا کرے وہان اذا حذف ہو جاوے اور
وہ ماضی بمعنی مستقبل ہو جایا کرے افسوس کہ پادری صاحب
حسب زعم خود بتقدیر حذف اذا ماضی کو مستقبل بناتے
ہین والحال یہہ ہے کہ بصورت موجود رہنے اذا
کے بھی ماضی ماضی ہی رہتا ہے کما فی قولہ تعالی حتی
اذا بلغ بین السدین وجد من دونہما قوما وقال حتی
اذا ساوی بین الصدفین قال انفخوا وقال حتی اذا جعلہ
نارا قال اتونی افرغ علیہ قطرا - وثانیاً بصورت تسلیم

بھی یہہ معنی مجازی ہو گئے اور رجوع الی المجاز بصورت
درستگی معنی حقیقی ہرگز جایز نہین کما لا یخفی اور
پادری صاحب جو بر سبیل ترقی یہہ لکھتے ہین اسکے
سوا لفظ الساعۃ قرآن مین الف لام کے ساتھ
عین دن قیامت کے معنی دیتا ہے ایک جملہ یعنی و
تقریر مہمل ہے کیونکہ کوئی مسلمان اسکا منکر نہین پس
اسنے پادری صاحب کو کیا فائدہ بخشا سچ ہے تبدیل
ملت سے قطع نظر زوال ایمان کی لیاقت کمتبہ وغیرہ
مین بھی کچھ وہ تبا لگ جایا کرتا ہے اور رسالہ وجہۃ
الایمان مین جسکو کسی عیسائی نے ایک فرضی یوسف
علی وعبد المسیح کے نام سے تالیف کر کے لودہیانہ کے
مشن پریس مین ۱۶ صفحہ مین نار تہہ انز یا ترکمیت
سوسایٹی کے اہتمام سے چھپوایا ہے مین جو لکھا
ہے کہ اگر یہہ بات سچ بھی ہو کہ ماہتاب دو پارہ
کیا گیا تھا تو بھی اوس سے محمد کی فضیلت نہین
نکلتی ہے کیونکہ قرآن کی رو سے یہہ معجزہ محمد سے
صادر ہوتا تو نظر نہین آتا جیسا کہ سورۂ قمر مین
لکھا ہے اقتربت الساعۃ وانشق القمر پاس
آگئی وہ گھڑی اور پھٹ گیا چاند پس لحاظ کیجئے
کہ اس مقام مین محمد کا کچھ نام و نشان نہین ہے
اسکے علاوہ کئے مفسرون نے جیسا کہ صاحب کشاف
اور بیضاوی نے اس مقام کی تفسیر بیان کی ہے وہ
تنبیسا اور پیشین گوئی واسطے روز حشر کے ہے کیونکہ
اُس دن سے آگے ماہتاب دو پارہ کیا جاویگا -
دوسرا جواب یہہ ہے کہ چاند دو پارہ ہوا یا پھٹ گیا

اسپر کوئی دلیل نہین ایسا معجزہ کہ جسکی بحوبت مین
مطلق اندیشہ نہین ہے اگر واقع ہونا پر شہرت اسکی
ایک ولایت مین کیا معنی رکہتی ہے بلکہ سارے جہان
مین مشہور ہوتے اور سب جگہہ پر لوگ اوسکی گواہی
دیتے لیکن برعکس اسکے یہہ ماجرا عجیب فقط اہل
اسلام مین مشہور ہوا اور کسی دوسری قوم مین نہین
انتہی قولہ اولا مین یہہ کہتا ہون کہ شاید ان حضرت نے
قرآن شریف کو کبھی دیکہا نہین کیونکہ اوس مین
اسی آیت کے بعد یہہ لکہا ہوا ہے وان یروا آیۃ
یعرضوا ویقولوا سحر مستمر وثانیا یہہ عرض کرتا ہون کہ
دیکہئے خود بیضاوی اور کشاف ہی مین (جسنے یہہ
حضرت استدلال کرتے ہین) لکہا ہے روی ان الکفار
سالوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیۃ
روایت کی گئی ہے بتحقیق کافرون نے سوال کیا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی معجزہ پس پہٹ گیا
چاند اور کہا گیا ہے کہ معنی اسکے یہہ ہین کہ عنقریب پہٹیگا چاند
دن قیامت کو اور تائید کرتا ہے اول کو یہہ کہ پڑہا گیا
ہے اور بتحقیق پہٹ گیا چاند یعنے قریب ہوی قیامت
اور حاصل ہوا نشانیون سے اوسکے نزدیک پہٹ
جانا چاند کا اور قول اسکا اور جب دیکہتے ہین کوئی
نشانی تو پھر جاتے ہین اوسمین فکر کرتے اور اسپر ایمان
لانے سے اور کہتے ہین جادو مضبوط اور یہہ دلالت
کرتا ہے اسپر کہ انہون نے دیکہے تہے قبل اسکے بہت سی
نشانیان کی بادیگرے اور معجزات پے در پے یہانتک
کہ کہا مشرکون نے یہہ انتہی - اور شیخ زادہ نے حاشیہ بیضاوی

مورخہ ۱۵ ذیقعدہ ۱۳۲۵ھ نمبر ۳۲ جلد ۱۲ منشور محمدی

مین لکہا ہے - روایت ہے ابن مسعود رضہ سے کہ
بتحقیق اونہون نے کہا کہ جو اللہ نے اپنے رسول کو قیامت
کی نشانیون کا وعدہ کیا تہا سب گذر گئین مگر چار نکلنا
آفتاب کا پچہم سے اور دابۃ الارض اور نکلنا دجال کا
اور نکلنا یاجوج اور ماجوج کا انتہی - اور کشاف مین ہے
اور روایت ہے بعض آدمیون سے کہ بتحقیق معنی اوسکی
یہہ ہین کہ پہٹ جاویگا دن قیامت کو اور قول اسکا
دان یروا رد کرتا ہے اور کافی اسکا رد کرنے والا
پڑہنا خذیفہ کا وقد انشق القمر یعنے قریب ہوی قیامت
اور بتحقیق حاصل ہوا اوسکے قریب ہونیکی نشانیون سے
یہہ کہ بتحقیق پہٹ گیا چاند جیسا کہ تم کہتے ہو آیا ہے
اور بتحقیق آیا خوشخبری دینے والا اوسکے آنے کی اور
مروی ہے خذیفہ سے کہ اونہون نے خطبہ پڑہا مدائن مین
پھر کہا کہ خبردار ہو کہ قیامت قریب ہوی اور بتحقیق چاند
تمہارے نبی کے زمانہ مین پہٹ گیا انتہی -

کہا زمخشری نے اور اس آیت مین بہت بڑی دلیل ہے
اوپر اس بات کے کہ انشقاق تہا زمانہ مین رسولی اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے جیسا کہ ہم پہلے ثابت کر چکے انتہی اھ
بتحقیق اللہ تعالی نے گردانا چاند کے پہٹ جانے کو
ایک نشانی نشانیون مین سے واسطے رسول اپنے کے
اور اگر ہوتی فقط علامت قیامت کی تو نہ ہوتا واسطے
رسول کے اعجاز جیسا کہ نہین ہے نکلنا دابۃ الارض کا
اور نکلنا سورج کا پچہم سے دیگر ہا معجزہ واسطے
رسول اللہ کے ہان یہہ سب مشترک ایک دوسری طرح
کے اعجاز مین پہنے غیب کی خبر دیتے ہین انتہی -

مطبع مجرالاسلام بگلور مین محمد حریف کے اہتمام سے چھپا -